



کوئی اس کو اس مال میں یا نہیں رکھتا) لیکن دوسرے لوگ اس کے مال کو کھاتے آزادانہ پھرتے ہیں۔ آدمی خود تو اس مال سے محروم ہو جاتا ہے اور دوسرے لوگ اس سے اپنی خواہشات پوری کر لیتے ہیں۔“ (اتحاف سادات متقین)

ایک بزرگ فرماتے ہیں: ”میں سب سے پہلے اپنے نفس کو صیحت کرتا ہوں، اس کے بعد اپنے دوستوں کو کہ ساتھ جانے والا مال صرف وہی ہے جس کو اللہ کے خزانے میں جمع کرادیا، اور جس کو جمع کر کے اور خوب بڑھا کر چھوڑ دیا وہ اپنے کام نہیں آتا، بعد میں نہ کوئی ماں باپ یا درگتھا ہے اور نہ ہی بیوی بچے پوچھتے ہیں۔“

اللہ ماشاء اللہ۔ بل کہ اپنا ہی کیا کام آتا ہے۔ ان سب کی محبتوں کا خلاصہ دو چار دن ہائے ہائے کرنے اور پانچ سات دن مفت کے آنسو بہانے کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ بل کہ اگر ان آنسوؤں میں بھی پیسے خرچ کرنا پڑیں تو یہ آنسو بھی ندر ہیں۔

یہ خیال کہ اولاد کی خیر

خواہی کی وجہ سے

مال کو جمع کر کے

چھوڑنا ہے نفس کا

محض دھوکا ہے، صرف

مال جمع کر کے ان کے

لیے چھوڑ جانا ان کے

ساتھ خیر خواہی نہیں

ہے بل کہ شاید بد

خواہی بن جائے۔ اگر

واقعی اولاد کی خیر

خواہی مقصود ہے، اگر

واقعی یہ دل چاہتا ہے

کہ وہ اپنے مرنے کے

بعد پریشان حال، ذلیل و

خوار نہ پھریں تو ان کو

مال دار چھوڑنے سے

زیادہ ضروری ان کو دین

دار چھوڑنا ہے کہ بد

دینی کے ساتھ مال

بھی اولاد کے پاس

باقی نہ رہے گا بل کہ

چند یوم کی شہوات و

لذات میں اڑ جائے گا اور

اگر رہا بھی تو اپنے

کسی کام کا نہیں ہے۔

اور دین داری کے ساتھ اگر مال نہ بھی ہو تو ان کی دین داری ان کے لیے بھی کام آنے والی چیز ہے اور اپنے لیے بھی کام آنے والی چیز ہے اور مال میں سے تو اپنے کام آنے والا صرف وہی ہے جو ساتھ لے گیا اور بس!

# سخی کے لیے خوش خبری

جو ہم نے آخرت کے لیے بھیج دیا وہ پالیا اور جو دنیا میں کھالیا وہ نفع میں رہا اور جو کچھ چھوڑ آئے وہ نقصان میں رہا



بخاری

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کا مفہوم ہے: ”آدمی کہتا ہے: ”میرا مال، میرا مال۔“ اس کے مال میں سے اس کے لیے صرف تین چیزیں ہیں: ”جو کھا کر ختم کر دیا۔ یا پہن کر پرانا کر دیا۔ یا اللہ کے یہاں اپنے حساب میں جمع کر دیا۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ اس کا مال نہیں (بل کہ وہ سب کچھ دوسرے) لوگوں کے لیے چھوڑ جائے گا۔“ (مشکوٰۃ)

ہمارے روز بھر کے مشاہدہ میں یہ ایک عجیب بات اکثر و بیشتر آتی رہتی ہے کہ آدمی اکثر ایسے لوگوں کے لیے جمع کرتا ہے، مشقت اٹھاتا ہے، مصیبتیں جھیلتا ہے، تنگی برداشت کرتا ہے، جن کو وہ اپنی خواہش سے ایک پیسہ دینے کا بھی روادار نہیں ہوتا، لیکن جمع کر کے آخر کار ان ہی کے لیے چھوڑ جاتا ہے اور مقدرات انہی کو سارے کا وارث بنا دیتے ہیں جن کو وہ ذرا سا بھی دینا نہ چاہتا تھا۔

حضرت ارباط بن سہیب کا جب انتقال ہونے لگا تو انہوں نے چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم ہے: ”آدمی کہتا ہے کہ میں نے مال بہت جمع کیا، لیکن اکثر کمانے والا دوسروں (یعنی وارثوں) کے لیے جمع کرتا ہے وہ خود تو اپنی زندگی میں اپنا بھی حساب لیتا رہتا ہے کہ کتنا مال کہاں خرچ ہوا؟ کتنا کہاں خرچ ہوا؟ لیکن بعد میں ایسے لوگوں کی ٹوٹ کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔“

جن سے حساب بھی نہیں لے سکتا کہ سارے کا سارا کہاں اڑا دیا؟ پس آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں کھالے اور دوسروں کو کھلا دے اور اپنے بچیل وارث سے چھین لے۔ آدمی خود تو مرنے کے بعد نامراد رہتا ہے (یعنی

لیے بھیجی؟ اور آدمی یہ پوچھتے ہیں: ”کیا مال چھوڑا؟“ (مشکوٰۃ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا،

مفہوم: ”تم میں کون شخص ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے سے زیادہ

محبوب ہو؟“ صحابہ

رضی اللہ عنہم نے

عرض کیا: ”یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم! ہم میں کوئی

بھی ایسا نہیں ہے

جس کو اپنا مال اپنے

وارث سے زیادہ

محبوب نہ ہو۔“ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: ”

آدمی کا اپنا مال وہ

ہے جو اس نے آگے

بھیج دیا اور جو چھوڑ

گیا وہ اس کا مال نہیں

بل کہ یہ اس کے وارث

کا مال ہے۔“ (صحیح

وہ عرض کرے گا: ”میں نے خوب مال جمع کیا، اس کو (اپنی کوشش سے) بہت بڑھایا اور جتنا شروع میں میرے پاس تھا اس سے بہت زیادہ کر کے چھوڑ آیا، آپ مجھے دنیا میں واپس کر دیں، میں وہ سب آپ کی خدمت میں حاضر کروں۔“ ارشاد ہوگا: ”مجھے تو وہ بتا جو تو نے زندگی میں (ذخیرہ کے طور پر آخرت کے لیے) آگے بھیجا۔“ وہ پھر اپنا پہلا کلام دہرائے گا: ”میرے پروردگار! میں نے خوب مال جمع کیا اس کو (اپنی کوشش سے) بہت بڑھایا اور جتنا شروع میں میرے پاس تھا اس سے بہت زیادہ کر کے چھوڑ آیا، آپ مجھے دنیا میں واپس کر دیں، میں وہ سب لے کر حاضر ہوں۔“ (یعنی خوب صدقہ کروں تاکہ وہ سب یہاں میرے پاس آجائے) چون کہ اس کے پاس کوئی ذخیرہ ایسا نہ نکلے گا جو اس نے اپنے لیے آگے بھیج دیا ہو، اس لیے اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“ (ترمذی)

ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہے، مفہوم: ”میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس کی دونوں جانب تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں، پہلی سطر میں: ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ لکھا تھا۔“

دوسری سطر میں: ”جو ہم نے آگے بھیج دیا وہ پالیا اور جو دنیا میں کھالیا وہ نفع میں رہا اور جو کچھ چھوڑ آئے وہ نقصان میں رہا“ اور تیسری سطر میں لکھا تھا: ”امت گناہ گار اور رب بخشے والا ہے۔“ (برکات ذکر)

ایک اور حدیث کا مفہوم ہے: ”جب آدمی مر جاتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں: ”کیا ذخیرہ اپنے حساب میں جمع کر لیا؟ کیا چرکل کے

تحریر۔۔۔۔۔  
مفتی محمود قاسم رفیع

ہم لوگ تجارت و زراعت وغیرہ مختلف ذرائع سے روپیہ پیسا کمانے میں جتنی محنت اور کوشش کر کے اس کو جمع کرتے ہیں وہ سب اسی لیے ہوتا ہے کہ نئے والے وقت کے لیے کچھ ذخیرہ اپنے پاس محفوظ رکھے تاکہ ضرورت کے وقت کام میں لایا جاسکے۔

لیکن جو اصل ضرورت کا وقت ہے اور اس کا پیش آنا بھی ضروری ہے اور اس میں اپنی سخت احتیاج بھی ضروری ہے اور یہ بھی پیشی ہے کہ اس وقت صرف وہی کام آئے گا جو اپنی زندگی میں خدائی بیک میں جمع کر دیا گیا ہو کہ وہ توجہ شدہ ذخیرہ بھی پراپو رائلے گا اور اس میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اضافہ بھی ہوتا رہے گا، اس کی طرف ہم لوگ بہت ہی کم التفات کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی یہ زندگی چاہے کتنی ہی زیادہ ہو جائے بہر حال ایک دن ایک دن ختم ہو جانے والی ہے اور آخرت کی زندگی بھی ختم ہونے والی نہیں ہے۔

دنیا کی زندگی میں اگر اپنے پاس سرمایہ نہ رہے تو اس وقت سخت مزدوری کچی کی جاسکتی ہے، کسی سے مانگ کر بھی زندگی کے دن پورے کیے جاسکتے ہیں، لیکن آخرت کی زندگی میں کوئی صورت کمائی کی نہیں ہے، وہاں صرف وہی کام آئے گا جو ذخیرہ کے طور پر آگے بھیج دیا گیا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مفہوم ہے: ”قیامت کے دن آدمی ایسا (ذلیل و ضعیف) لایا جائے گا جیسا کہ جھیر کا بچہ ہوتا ہے اور اللہ جل شانہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: ”میں نے تجھے مال عطا کیا، جسم و خدم دے، تجھ پر اپنی نعمتیں برسائیں، تو نے ان سب انعامات میں کیا کارگزاری کی۔“



# اسلام و دیگر مذاہب میں روزہ کا تصور



**APOSTLE, THE MOSES, THE BAPTIST, JOHN, THE THE JOEL, THE**

**JONAH** کے نام سے موسوم روزے شامل ہیں۔ آج کل عیسائیوں کے مختلف فرقوں میں روزوں سے متعلق الگ الگ نظریات پائے جاتے ہیں۔ کیتھولک سے تعلق رکھنے والے افراد "ایش نیس ڈے" اور "گڈ فرائینڈے" کو روزہ رکھتے ہیں اور نفس کشی کی مدت میں آنے والے تمام بیٹھے کے دنوں میں گوشت کھانے سے پرہیز کرتے ہیں، جب کہ پروٹسٹنٹ فرقے میں اب روزے کو انسان کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

ہندو مت میں برت (روزہ) مذہب کے بنیادی معمولات میں سے ہے۔ اس مذہب کے پیروکاروں کو دیوی اور دیوتاؤں کی خاطر ہفتے میں ایک، دو یا تین مرتبہ برت رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر ہندی مہینے کی گیارہ اور بارہ تاریخ کو اکوش کا روزہ ہوتا ہے اور اس حساب سے سال میں 24 روزے بنتے ہیں۔ سماجی حیثیت سے قطع نظر، 8 سال سے 80 برس تک کے تمام افراد کو اس دن کھانے اور پانی دونوں سے پرہیز کرنا ہوتا ہے۔ علاوہ

ازیں، نئے چاند کے موقع پر شیوارتری اور سوسنی جیسے تہواروں پر برت رکھنا عام ہے۔ بعض جوگی چلہ کشی کرتے ہیں، یعنی چالیس دن تک کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں، جب کہ بعض بڑھن کارتک کے ہر پیر کو برت رکھتے ہیں۔ بعض برت صرف خواتین کے لیے مخصوص ہیں۔ مثال کے طور پر شادی شدہ اور غیر شادی شدہ ہندو خواتین کارتک کے مہینے میں پورے چاند کی چوٹی رات میں اپنے شوہر یا مہینے کی صحت، تندرستی اور طویل عمر کے لیے "کر واچتھ" نامی تہوار مناتی ہیں اور اس دن برت رکھتی ہیں۔ پھر وہ دن ختم ہونے پر چاند کو شکلی کے ذریعے دیکھ کر اپنے شوہر یا مہینے کی

صحت دیکھنے کے بعد برت ختم ہوئی ہیں۔ ہندو مت میں روزے کا بنیادی مقصد روحانی فواید حاصل کرنا ہے۔ عموماً برت کا دورانیہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک 12 گھنٹے یا رات 12 بجے تک یعنی 24 گھنٹے ہوتا ہے۔ روزہ کا بنیادی مقصد قرآن مجید نے جو بیان کیا ہے

نیز، یہودی مذہبی رہنماؤں کی صوابدید پر بھی کچھ روزے رکھے جاتے ہیں۔ یہودی دولہا اور دلہن پائییز کی اور نکاح کے ساتھ اپنی ازدواجی زندگی شروع کرنے کے لیے اپنی شادی کے دن روزہ رکھتے ہیں، یہودی ہر جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ مہینے جمعرات کو طوطی سینا پر گئے اور پورے 40 روز بعد تیر کو واپس آئے۔ علامہ شیخ نعمانی اور سید سلمان ندوی اپنی مشہور زمانہ تصنیف، سیرت النبی ﷺ کی جلد سوم میں لکھتے ہیں کہ "یہودیوں میں روزہ فریضہ ایسی ہے۔ حضرت موسیٰ کو وہ طور پر 40 دن بھوکے پیاسے گزارے، چنانچہ عام طور سے یہود حضرت موسیٰ کی پیروی میں

40 دن روزہ رکھنا سمجھتے ہیں، لیکن 40 دن کا روزہ ان پر فرض ہے، جو ان کے ساتویں مہینے (نفرین) کی دسویں تاریخ کو پڑتا ہے۔ اسے عاشورہ (دسواں) بھی کہتے ہیں۔ اسی دن موسیٰ کو تورات کے 10 احکامات عنایت ہوئے، اسی لیے تورات میں روزے کی نہایت تاکید آئی۔ ان کے ہاں روزے کا ایک مقصد روحانیت پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے جسمانی سرگرمیوں کو کم کرنا ہے۔"

عیسائیت میں ابتدائی دور کے عیسائی ایسٹرس سے پہلے 40 دن تک روزے رکھتے تھے مگر انوار کاوشی ہوتا تھا۔ انجیل کی تعلیمات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے 40 دن اور 40 رات روزے رکھے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے روزے کے بارے میں اپنے حواریوں کو یہ ہدایت بھی فرمائی ہے کہ روزہ خوش دلی کے ساتھ رکھا جائے، چہرہ اداس نہ بنایا جائے اور نہ ہی بھوک و پیاس سے پریشان ہو کر چہرہ لگاڑا جائے۔ بائبل میں لفظ، روزہ (fast) عبرانی زبان کے لفظ، سم (sum) سے اخذ کیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے، "منہ کو ڈھلانا" یا یونانی لفظ nesteo سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب "پرہیز کرنا" ہے۔ عیسائیت میں روزہ رکھنے کا اصل مقصد کھانے پینے سے مکمل پرہیز ہے۔ عیسائیت میں 7 قسم کے روزے ہیں، جن میں The

**JESUS, THE PAUL, THE**

وچے کہ لوگ روحانی پاکیزگی کے حصول، گناہوں سے توبہ و استغفار، ایثار و قربانی، کفارہ نگاہ اور طاقت و علم میں اضافے کے لیے روزے کو ایک عبادت کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس عبادت کی ادائیگی کے دوران بدنی عبادت کے ساتھ ساتھ اس کے روحانی پہلو پر بھی اتنی ہی توجہ دی جانی تھی۔

روزہ اسلام کے 5 ستونوں میں سے ایک اہم ستون قرار دیا گیا ہے۔ روزہ تمام بالغ مسلمانوں پر فرض ہے جن میں کچھ عوارض جو بلوغت کے قریب ہوں، مرد اور خواتین سب شامل ہیں، قرآن پاک روزے کی فرضیت کی سب سے بڑی دلیل فراہم کرتا ہے جس کے مطابق مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ روزہ رمضان المبارک میں پورے مہینے کے روزے رکھیں تاہم بیمار اور مسافر افراد کو روزے سے رخصت بھی دی گئی ہے۔

ایسے افراد کو رمضان المبارک کے بعد دیگر مہینوں میں روزے رکھ کر کفئی پوری کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، روزے کا تصور کسی نہ کسی صورت میں دنیا کے تقریباً ہر مذہب اور ہر قوم میں پایا جاتا ہے۔ "تفسیر یاجدی" بدھ مت کے قریباً تمام فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد سال میں چند روز ضرور روزہ رکھتے ہیں۔ مورمونز سے تعلق رکھنے والے افراد ہر مہینے کے پہلے تو ایک روزہ رکھتے ہیں۔

بہائی مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد بہائی سال کے 19 ویں مہینے میں، جو "ایلا" کہلاتا ہے، یعنی 2 سے 20 مارچ تک روزے رکھتے ہیں۔ جن مت میں روزے کی سخت شرائط ہیں اور ان کے ہاں 40، 40 دن تک کا روزہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں، پارسیوں کے ہاں بھی روزے کا تصور موجود ہے۔

یہودیت میں دو روزے فرض ہیں، جن میں "یوم کپور" (یوم کفارہ) اور "تنتاباؤ" کا روزہ شامل ہے۔ یہ روزہ غروب آفتاب سے اگلے روز اندھیرا اچھا جانے تک ہوتا ہے اور اس کا دورانیہ تقریباً 25 گھنٹے ہوتا ہے، جس کے روزے میں کھانے پینے، نہانے، پیرے کے جوئے پینے، کریم یا لاکھن، تیل یا پرفیوم استعمال کرنے اور ازدواجی تعلقات قائم کرنے کی ممانعت ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ 4 روزے ہیں، جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہوتے ہیں۔

مولانا قاری محمد سلمان عثمانی  
اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
روئے جیسی عبادت کا  
مقصد تقویٰ یعنی  
پرہیز گاری کا حصول  
ہے۔ دیگر مذاہب روئے  
کو الگ نظر سے  
دیکھتے ہیں، تاہم  
اسلام میں موجود روئے  
کا تصور مسلمانوں کے  
نقطہ نظر سے زیادہ  
بہتر اور قابل تقلید ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ" (سورہ البقرہ) مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ روزہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھا۔

کتب حدیث و تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قریش مکہ ایام جاہلیت میں دسویں محرم کو اس لیے روزہ رکھتے تھے کہ اس دن خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا (بیخ بخاری) مدینے میں یہودی اس دن اس لیے روزہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم بنی اسرائیل کو اس دن فرعون سے نجات دی تھی (بیخ بخاری) ان روایات سے پتا چلتا ہے کہ شریعت محمدی ﷺ سے قبل امتوں میں بھی جمہیت عبادت روزہ معروف اور جانا پہچانا تھا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ یہودی اور عیسائی روزہ گناہ کے کفارے کے طور پر یا توبہ کی خاطر یا پھر دیگر مقاصد کے لیے رکھتے تھے اور ان کا روزہ محض رکی نوعیت کا ہوتا تھا۔ یعنی ان لوگوں نے روزے کی اصل مقصدیت سے صرف نظر کرتے ہوئے اسے اپنے مخصوص مفادات کے ساتھ وابستہ کر لیا تھا، مگر اسلام نے انسانیت کو روزے کے با مقصد اور تربیتی نظام سے آشنا کیا۔ دیگر ادیان و مذاہب میں روزہ کی ابتداء اور مشروعیت کے اسباب و علل جو کچھ بھی ہوں ہر حال وہ مذہب اسلام میں روزہ کی مشروعیت کے سبب کا کسی بھی صورت ہم سری کا دعویٰ نہیں کر سکتے، اسلام تو یہ کہتا ہے کہ روزہ کی مشروعیت اور اس کی غرض یہ ہے کہ اس کے ذریعہ انسان متقی و پرہیزگار بن جائے، اس میں خشیت و ولایت پیدا ہو جائے، وہ عاجزی و وسکنت کا پیکر بن جائے، اور اس کے دل و دماغ میں مخلوق خدا کے لیے ایثار و مروتی کا چراغ روشن ہو جائے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ترجمہ: اے ایمان والو! پہلی قوموں کی طرح تم پر بھی اس لیے "روزہ" فرض کیا گیا ہے تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔ "روزہ" کی اصل حقیقت اور حقیقی روح معنوں میں

اگرچہ اس وقت مذہب اسلام کے علاوہ دوسرے کسی بھی دین اور مذہب میں نہیں پائی جاتی تاہم رکی حیثیت سے روزہ رکھنے کا رواج فی الجملہ روزے زمین پر نئے والی تقریباً تمام ہی اقوام عالم میں پایا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم سے روزہ روحانی طاقت کے حصول کا ذریعہ رہا ہے۔

قدیم زمانے کے لوگ خدا کے واحد کے وجود پر لامب ضرور تھے، لیکن ان کے ذہن میں کسی نہ کسی ایسی ہستی اور طاقت کا تصور ضرور موجود تھا جو ان کی تقدیر پر دسترس رکھتی ہو اور انہیں صبح اور غلط کے درمیان تیز سکھا سکتی تھی، یہی

وہ ہے کہ روزہ دار روزے کی برکت سے (بہبود نہیں کہ) متقی اور پرہیزگار بن جائے گا اس کے اندر خوف خدا پیدا ہو۔ دل کدو لوں، گندگیوں، آلائشوں اور برے خیالات و تصورات سے پاک ہو جائے۔ الغرض روزہ کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ اور دل کی پرہیز گاری اور صفاء ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟ اس کی تعریف کرتے ہوئے علامہ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں: "تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد دل کو گناہوں سے بچھک معلوم ہونے لگی ہے اور نیک باتوں کی طرف اس کو بے تابانہ تڑپ ہوتی ہے۔" امام غزالی فرماتے ہیں "روزہ صرف یہی نہیں کہ کھانا، پینا اور جماع ایک وقت مخصوص سے ایک وقت مخصوص تک نہ کی جائے، یہ تو محض روزہ کی شکل و صورت ہے، اصل روزہ یہ ہے کہ زبان برائتوں سے رک جائے، کان نصیبت سے باز آ جائیں، آنکھ نا جائز چیزوں کو نہ دیکھے، ہاتھ ظلم و زیادتی سے رک جائیں، باطن حرام کی طرف خلنے سے انکار کریں اور ان سب کے بادشاہ دل و دماغ خلاف شرع باتوں کے سوچنے اور سمجھنے تک کی قوت سے محروم ہو جائیں۔" قرآن مجید نے روزہ کا اہم اور بنیادی مقصد یہ بیان کیا ہے کہ روزہ متقی اور روزہ دار کے اندر خوف و خشیت پیدا ہوتی ہے اور وہ خلاف تقویٰ چیزوں سے بچتا ہے۔

**قرآن مجید میں روزہ کا حکم دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے**

**فرمایا: 'شاید کہ تم متقی و پرہیزگار بن جاؤ۔' یہ نہیں فرمایا کہ اس سے ضرور**

**متقی و پرہیزگار بن جاؤ گے۔ اس لیے کہ روزے کا یہ نتیجہ تو**

**آدمی کی سمجھ بوجھ اور اس کے ارادے پر موقوف ہے جو اس کے مقصد کو سمجھے گا اور اس کے ذریعہ سے اصل مقصد**

**حاصل کرنے کی کوشش کرے گا وہ تو تھوڑا بہت متقی بن جائے گا۔ مگر جو مقصد ہی کو نہ**

**سمجھے اور اسے حاصل کرنے کی کوشش ہی نہ کرے گا**

**اسے اس سے کوئی فائدہ حاصل ہونے کی امید نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو**

**روزے کو اس کی روح اور حقیقت اور ظاہر و باطن کی خوبیوں کے ساتھ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین**





## محمد سمیع رنجی ٹرانی کیلئے بنگال کی ٹیم میں شامل



دہلی (ایم این این) رنجی ٹرانی (اسے بی کے صدر کا چھوٹا بھائی ہے) نے اپنے بھائی کے ساتھ بنگال کی ٹیم میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ بنگال کی ٹیم میں تین دیگر بھائی شامل ہیں۔ محمد سمیع رنجی ٹرانی کیلئے بنگال کی ٹیم میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ بنگال کی ٹیم میں تین دیگر بھائی شامل ہیں۔

## محمد صلاح کی بدولت مصر ۲۰۲۰ء ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی

دہلی (ایم این این) محمد صلاح نے مصر کی ٹیم کو ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کرنے میں مدد کی۔ مصر کی ٹیم نے کوالیفائی کے لیے کوالیفائی کرنے میں مدد کی۔

## ٹیم انڈیا کی پہلے ہی دن میچ پر گرفت مضبوط

دہلی (ایم این این) ٹیم انڈیا نے پہلے ہی دن میچ پر گرفت مضبوط کی۔ ٹیم انڈیا نے پہلے ہی دن میچ پر گرفت مضبوط کی۔

## اسمرتی منڈھانے جنوبی افریقہ کے خلاف عالمی ریکارڈ بنا دیا



دہلی (ایم این این) اسمرتی منڈھانے نے جنوبی افریقہ کے خلاف عالمی ریکارڈ بنا دیا۔ اسمرتی منڈھانے نے جنوبی افریقہ کے خلاف عالمی ریکارڈ بنا دیا۔

## ”جنوبی افریقہ نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا“



دہلی (ایم این این) جنوبی افریقہ نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ جنوبی افریقہ نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔

## آئی پی ایل 2026ء کی نیلامی 15 دسمبر تک متوقع



آئی پی ایل 2026ء کی نیلامی 15 دسمبر تک متوقع ہے۔ آئی پی ایل 2026ء کی نیلامی 15 دسمبر تک متوقع ہے۔

## 8 گھنٹے کام کرنے کا معاملہ: مر دپہر اشار بروسوں سے یہ



8 گھنٹے کام کرنے کا معاملہ: مر دپہر اشار بروسوں سے یہ۔ 8 گھنٹے کام کرنے کا معاملہ: مر دپہر اشار بروسوں سے یہ۔

## جنوبی افریقہ کی خواتین ٹیم نے ہندوستان کو 3 وکٹ سے مات دے دی



جنوبی افریقہ کی خواتین ٹیم نے ہندوستان کو 3 وکٹ سے مات دے دی۔ جنوبی افریقہ کی خواتین ٹیم نے ہندوستان کو 3 وکٹ سے مات دے دی۔

## آریانا سبالیٹکا اور کولگوف وہاں اوپن ٹینس کے سیمی فائنل میں پہنچیں



آریانا سبالیٹکا اور کولگوف وہاں اوپن ٹینس کے سیمی فائنل میں پہنچیں۔ آریانا سبالیٹکا اور کولگوف وہاں اوپن ٹینس کے سیمی فائنل میں پہنچیں۔



## Hospital Bills can Exhaust your Family's Hard Earned Life Savings








Bajaj Allianz Family Health Care policy covers you and your family from expenses incurred during hospitalization along with the added benefits of Health Prime Rider.

### Bajaj Allianz Family Health Care's Benefits:

-  Pre & Post Hospitalization Expenses
-  Road Ambulance
-  Day Care Procedures
-  Organ Donor Expenses
-  Sum Insured Reinstatement Benefit

### Benefits of Health Prime Rider: In Patient Hospitalization Expenses

-  Rider for both Individual & Family Floater Basis\*\*
-  24\*7 Unlimited Tele-Consultation
-  Investigations Cover
-  139000+ Doctors
-  Preventive Health Check-up (45+ Test Parameters at Network Centers)

\*\*Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006, IRDAI Reg No.: 113, | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAHLP22024V032122-Family Health Care, BAHLGA22166V012122-Health Prime Rider (Group) | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | 1042 P. 001/010-11-2023